Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST 11 METROVILLE 3 BLOCK 1 SCEME 33 GULZAR HIJRI KARACHI
For online Islamic fatwas, visit our website.
www.arifululoom.org

MADARSA ARIF UL ULOOM

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراچی پاکستان
ایس ٹی 11 میٹرو ول 3 بلاک 1، اسکیم 33 گلزار ہجری کراچی
0322-6444659 0333-6444659

عنوان: امانت رکھوانے والے کے انتقال کے بعد، جبکہ اس کے اوپر قرضہ بھی لازم ہو، امانت کی رقم سے متعلق مودَع کی ذمہ داری		
کتاب: ضمان، عاریت، ودیعت	باب: ودیعت	فصل: ــــــــ
فتوی نمبر: ۵۳۱	تاریخ اجراء: یکم صفر المظفر 1448ھ / 16 جولائی 2026	

سؤال: محترم مفتی صاحب آپ سے درج ذیل مسئلہ پر رائے کی ضرورت ہے:

میرے ماموں سید حسین اصغر تقریباً 2 سال پہلے انتقال فرما گئے، انتقال کے وقت ان کے پاس صرف ایک بینک اکاؤنٹ میں کچھ پیسے تھے، ان کی نہ ہی کوئی اولاد ہے اور ان کی زوجہ کا پہلے ہی انتقال ہو چکا تھا، ان کے لواحقین میں 2 چھوٹے بھائی اور دو چھوٹی بہنیں ہیں۔

انتقال کے وقت ان کے اوپر کافی قرضہ تھا جو کہ کسی بیرون ملک بینک کا ہے، انتقال سے پہلے انہوں نے اپنا گھر اس نیت سے بیچا کہ وہ قرضہ ادا کر دیں، سہولت کے لئے انہوں نے میرے بھائی کے ساتھ جوائنٹ اکاؤنٹ کھولا تھا، ان کے انتقال کے بعد یہ پیسا جو کہ مکان کے فروخت سے حاصل ہوا میرے بھائی کے پاس محفوظ ہے۔

سؤال 1: میرا بھائی اس امانت داری سے سبکدوش ہونا چاہتا ہے، اور چاہتا ہے کہ لواحقین اس سے یہ پیسے لے لیں، مگر بھائی بہنوں میں کچھ اختلافات کے باعث کوئی بھی اس پیسے کو کسی دوسرے کے حوالہ کرنے کو تیار نہیں ہے۔ کیا میرے بھائی کے لئے یہ صحیح ہے کہ وہ ان بھائی بہنوں میں سے کسی ایک کو سارے پیسے دے دے تاکہ وہ خود ہی آپس میں تقسیم کر لیں اور میرے بھائی کی ذمہ داری پوری ہو جائے؟

سوال 2: انتقال سے پہلے جائیداد کی فروخت کے وقت بڑے ماموں نے جائیداد کا آدھا حصہ اپنے چھوٹے بھائی کے صرف نام کر دیا تھا جو کہ ایک انتظامی ضرورت کے تحت ہوا تھا ان کو آدھا حصہ کا مالک نہیں بنایا تھا، اور پھر انتظامی ضرورت پوری ہونے کے بعد بڑے ماموں نے چھوٹے ماموں سے جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کرتے رہے، لیکن چھوٹے ماموں نے واپس نہیں کیا اور مکان فروخت ہونے کے بعد زبردستی آدھی قیمت خود رکھ لی، ان کا کیا یہ عمل جائز ہے؟ اور پھر کیا چھوٹے ماموں بقیہ آدھے مکان کی قیمت میں بھی حصہ دار ہوں گے؟

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

سوال 3: قرضہ کی کل مالیت صرف اندازہ کے تحت ہے، بینک بیرون ملک ہونے کی وجہ سے قرضے کی مالیت بتانے سے گریز کر رہا ہے، بینک چاہتا ہے کہ اصل وارثین میں سے کوئی ان سے رابطہ کرے سارے کاغذات کے ساتھ، اب تک کسی بھائی یا بہن نے بینک سے بتائے ہوئے طریقہ پر رابطہ نہیں کیا ،اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیے؟

سائل: فیصل نذیر 03172128464

الجواب حامداً و مصلیاً و مسلماً

شریعت مطہرہ میں اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے پاس امانت رکھوائے، اور پھر امانت رکھوانے والے کا انتقال ہو جائے اور اس پر قرضہ بھی ہو اور اس امانت کی رقم کے علاوہ اس قرضہ کو ادا کرنے کا کوئی دوسرا مال بھی اس کے ترکہ میں نہ ہو تو ایسی صورت میں مودَع (جس کے پاس امانت رکھوائی گی ہے) پر لازم ہے کہ وہ حاکم یا قاضی سے رجوع کر کے اس کی اجازت و حکم سے اس رقم سے پہلے میت کا قرضہ ادا کرے اور پھر بقایا رقم ورثاء میں ان کے حصوں کے بقدر تقسیم کر کے ہر وارث کو اس کا حصہ پہنچا دے۔

1۔ صورت مسؤلہ میں سائل کے بھائی کے پاس مرحوم ماموں کی رقم امانتاً موجود ہے، اور مرحوم پر قرضہ بھی ہے اور اس امانت کی رقم کے علاوہ کوئی ان کے ترکہ کوئی دوسرا مال موجود نہیں ہے جس سے ان کا قرضہ ادا ہو سکے تو سائل کے بھائی پر لازم ہے کہ وہ قاضی یا حاکم سے رجوع کر کے ان کی اجازت و حکم سے پہلے مرحوم کا قرضہ ادا کرے، قرضہ ادا کرنے کے بعد، بقایا رقم تقسیم کر کے مرحوم کے ہر وراث کو اس کا شرعی حصہ ادا کر دے، اور اگر مرحوم ماموں کے ورثاء میں سے کوئی قابل اعتبار اور امانت دار وراث موجود ہو، جو اس ذمہ داری کو ادا کرنے پر راضی ہو تو کل رقم اس کے حوالہ کرنا بھی جائز ہے، اور پھر اس وارث پر لازم ہو گا کہ وہ پہلے اپنے مورث کا قرضہ ادا کرے اور بقیہ رقم تمام ورثاء میں کو ان کے شرعی حصوں کے اعتبار سے ادا کر دے۔

2۔ سائل کے مرحوم ماموں نے اگر واقعی اپنا آدھا مکان اپنے چھوٹے بھائی کے صرف ایک انتظامی ضرورت کے تحت نام کیا تھا، ان کو مالک نہیں بنایا تھا، اور پھر سائل کے چھوٹے ماموں زبردستی مکان کی آدھی قیمت پر زبردستی قبضہ کر لیا تو یہ ناجائز اور حرام ہے، ان کے لئے ایسا کرنا شرعاً درست نہیں ہے، قرآن و حدیث میں اس عمل پر سخت وعیدیں آئی ہیں، ان پر لازم ہے کہ یہ رقم واپس کر دے تاکہ مرحوم کے تمام ورثاء میں ان کی شرعی حصص کے اعتبار سے تقسیم کر لی جائے، اور اگر سائل کے چھوٹے ماموں مذکورہ رقم واپس کرنے پر رضامند نہ ہو تو سائل کے بھائی کے پاس مرحوم ماموں کی جو رقم امانتاً رکھی ہوئی ہے، تو دیگر ورثاء کے لئے یہ جائز ہے کہ اس رقم میں غاصب ماموں (یعنی چھوٹے ماموں جنھوں نے زبردستی آدھا مکان کی قیمت اپنے پاس رکھی ہوئی ہے) کے حصے میں سے اپنا حق وصول کر لیں۔

3۔ سائل کے بھائی کو چاہئے کہ وہ مرحوم ماموں کے لواحقین اور ورثاء کو قرضہ کی ادائیگی پر آمادہ کرے، اور ان کو شرعی حکم کی اہمیت و نزاکت کو سمجھا کر اس کام میں معاونت پر آمادہ کرے۔

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹرو ول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

فتاوی ہندیہ میں ہے:

«غاب المودع ولا يدرى حياته ولا مماته يحفظها أبدا حتى يعلم بموته وورثته، كذا فى الوجيز للكردرى. ولا يتصدق بها بخلاف اللقطة، كذا فى الفتاوى العتابية. وإذا مات رب الوديعة فالوارث خصم فى طلب الوديعة، كذا فى المبسوط. فإن مات ولم يكن عليه دين مستغرق يرد على الورثة، وإن كان يدفع إلى وصيه، كذا فى الوجيز للكردرى. المودع إذا دفع الوديعة إلى وارث المودع، وفى التركة دين يضمن للغرماء ولا يبرأ بالرد على الوارث، كذا فى خزانة المفتين، والله أعلم.»

(کتاب الودیعۃ، الباب السابع فی رد الودیعۃ 4/354 ط رشیدیہ)

درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے:

(المادة:802) اذا توفى المودع تدفع الوديعة الى وارثه. واما اذا كانت التركة متفرقة بالدين يراجع الحاكم واذا دفعها المستودع الى الوارث بلا مراجعة الحاكم واستهلكها الوارث يكون المستودع ضامناً.

تعطى الوديعة عند وفاة المودع لوارثه او لوصيه ....واما اذا كانت التركة مستغرقة بالدين يراجع الحاكم وتعطى الوديعة بأمره الى الجهة اللتى تقتضى اعطاءها واذا اعطاها المستودع الى الوارث بدون امر الحاكم واستهلكها الوارث يكون المستودع ضامنا للغرماء. لان الدين مقدم على الارث فقد تعلق حق الغرماء الوديعة (الهندية). ويستثنى ما اذا كان الوارث المرقوم امينا فله ان يأخذ الوديعة ويفى الدين ....ولزم مراجعة الحاكم فى اعادة الوديعة يكون فى الصورة اللتى تكون التركة مستغرقة بالدين، واما اذا لم تكن التركة مستغرقة بالدين، يعنى اذا كان للتركة مال اخر يكفى للدين بقطع النظر عن الوديعة لايلزم الضمان باعطائها للوارث.

(الکتاب السادس الامانات، الباب الثانی، الفصل الثانی 2/311، 310، المادۃ 802 ط رشیدیہ)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراتشی پاکستان

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی